عمل صالح کے لئے ایمان، اخلاص اور اتباع سنّت ضروری ہیں

مدرسہ بستان عائشہ، دار بنی ہاشم، ملتان میں خواتین کے سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

شعبان ! اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ ہے۔ یہ مہینہ بہت سی خصوصیات کا حامل ہے۔ حضور علیہ السلام نے اس مبارک مہینے کی نسبت اپنی طرف کرتے ہوئے فرمایا کہ" یہ میرا مہینہ ہے"۔ حضور ﷺ اس مہینے میں عبادات کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔

شعبان المعظم کو رمضان المبارک کے استقبال و اعزاز میں بھی بڑا دخل ہے۔ حفاظ کرام، رمضان المبارک کی تیاری کے لئے مستعد نظر آنے لگتے ہیں اور دینی مدارس میں ان دنوں اچھی خاصی گھما گھمی دیکھنے کو ملتی ہے۔

مدارس میں تعلیمی سال کا اختتام بھی انہی دنوں ہوتا ہے اور اکثر مدارس میں چھوٹے چھوٹے اجتماعات کا اہتمام بھی ہوجاتا ہے۔

ہمارے پاس اب تک خواتین کے دو تین مدرسوں کے اجتماعات کے دعوت نامے پہنچ چکے تھے۔ لیکن جس مدرسے کے دعوت نامے کا ہمیں انتظار تھا وہ اب تک نہیں پہنچا تھا۔ میری مراد "مدرسہ بستان عائشہ" دار بنی ہاشم ہے۔ بستان عائشہ کے اجتماعات میں اس سے پہلے کئی بار شرکت ہوچکی تھی اس لئے انتظار بے جا نہ تھا۔ ۱۲ شعبان (۱۴۱۷ھ) کو.........

جلسے سے ٹھیک دو دن پہلے ہمیں دعوت نامہ موصول ہوگیا۔ مقررہ دن جب ہم جلسہ گاہ پہنچے تو پہلے کی نسبت ترتیب کچھ مختلف محسوس ہوئی۔ اجتماع، مدرسہ کی بالائی منزل پر منعقد تھا جو کہ حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے۔ نچلی منزل میں جلسہ کے مہمان خصوصی حضرت مولانا فیض احمد صاحب مدظلہ کے لئے نشست گاہ مخصوص تھی۔ مدرسہ کی بالائی منزل بڑی سادہ مگر پرکشش تھی۔ دو بڑے بڑے کمروں اور مطبخ پر مشتمل یہ منزل خواتین اور بچوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔

ننھی بچیوں کی تلاوت قرآن کریم اور حمد و نعت کی پرسوز آوازیں سمع نوازی کا سبب بن رہی تھیں۔

حسن اتفاق سے بیٹھنے کے لئے جو جگہ ہمیں ملی وہ ہال کی کھڑکیوں کے عین سامنے تھی جہاں سے بیک وقت اندرونی اور بیرونی مناظر پر نظر رہتی تھی۔ اندرونی مناظر میں مجلس احرار اسلام کے سرخ پرچم والا خوبصورت ڈائس اور یکے بعد دیگرے آنے والی معزز مقررات اور بیرونی منظر میں مدرسہ معمورہ اور اس سے متصل مسجد کی چھت پر لہراتے ہوئے وہی سرخ پرچم جنکی اپنی ایک تاریخ اور شجاعتوں سے بھرپور ماضی ہے۔ ان مناظر کی بدولت جلسے کے آخر تک ذہنی طور پر میں تاریخ کے ان کرداروں سے مربوط رہی جنہوں نے

ذاتی مفادات کو دینی اور قومی مفادات پر قربان کردیا اور عنداللہ سرخرو ہوئے۔ ہال کے اندرونی منظر میں توجہ مرکوز کی تو مدرسہ کی متعلمہ مسز عبدالرشید کو، خواتین کی گھڑی ہوئی شریعت کے خلاف بڑی باحوالہ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے شادی، غمی، دکھ، سکھ، موت فوت اور زندگی کے دوسرے معاملات میں رائج غیر اسلامی اور ہندوانہ رسوم و رواج کو دلائل کے ساتھ نہ صرف غلط ثابت کیا بلکہ خواتین سے ان رسوم کو ختم کرنے کے لئے جرأت مندانہ روّیے اپنانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ قل خوانی، سوم، چہلم، جمعراتیں۔ حلوے، شبراتیں، کونڈے، نیازیں........ اور اس قسم کی دیگر تمام غیر اسلامی رسموں کی بیخ کنی کرنے کے لئے ہم عورتیں بہت اہم کردار ادا کرسکتی ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ان رواجوں اور بدعتوں کے خلاف ڈٹ جائیں اور اپنی ایمانی غیرت کا ثبوت دیں۔ مسز عبدالرشید کی بیس پچیس منٹ کی گفتگو نے ہمیں اچھاخاصا متاثر کیا۔ ان کے بعد دو تین مقررات نے شب برات، رمضان المبارک اور چند دوسرے موضوعات پر بھرپور اظہار خیال کیا۔

تین بجے کے قریب صدر معلمہ صاحبہ نے دو بچیوں کا قرآن پاک (ناظرہ) ختم کروایا۔ اور انکے بقول "بستان عائشہ" سے اب تک صحیح تلفظ کے ساتھ ناظرہ قرآن حکیم مکمل کرنے والی طالبات کی کل تعداد چوالیس ہوگئی تھی جبکہ حفظ مکمل کرنے والی طالبات گیارہ تھیں۔

ختم قرآن پاک کے بعد مہمان خصوصی حضرت مولانا فیض احمد صاحب مدظلہ، جوکہ مدرسہ بستان عائشہ کے بانی حضرت مولانا سید عطاء المحسن شاہ صاحب کے استاد بھی ہیں، ان کا جامع، مفصل اور پرمغز بیان ہوا۔

حضرت نے قرآن کریم کی آیت " ان المسلمین و المسلمات و المؤمنین و المؤمنات و القنتین و القنتت.......... کو موضوع سخن بنایا اور بڑی خوبصورتی سے مرد و عورت کے مقام و مرتبہ اور اسکے دائرہ کار کو شرعی احکام کی روشنی میں واضح کیا۔

مولانا نے عورت کی اہمیت اور وقعت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن پاک میں عورت کو بالواسطہ مخاطب فرمایا ہے۔ یعنی مردوں کو خطاب کے دوران ہی اسکو خطاب کیا گیا۔ براہ راست نہیں کیا گیا۔ البتہ حضور ﷺ کے زمانے کی صحابیات کی اس خواہش پر کہ ہمیں قرآن پاک میں الگ مخاطب نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ اسلوب اختیار فرمایا اور مسلمان مردوں عورتوں، مومن مردوں عورتوں، فرمانبردار مردوں عورتوں کو۔۔۔ الگ الگ خطاب فرمایا۔ گویا عورت ایسی قیمتی تخلیق ہے کہ رب تعالیٰ نے اپنے مقدس کلام میں اسکی حیثیت کو واضح کیا حضرت مولانا نے احادیث صحیحہ کی روشنی میں ان والدین کو بشارت سنائی جن کو اللہ نے بیٹی کی نعمت سے نوازا ہے۔

حضور ﷺ کا فرمان ہے: " جس نے دو یا تین بیٹیوں کی اچھی پرورش کی، انکی تعلیم و تربیت کا معقول بندوبست کیا، تو جنت میں وہ میری رفاقت سے مشرف ہوگا " حضرت کا انداز گفتگو بڑا علمی تھا۔ آپ نے

عورت کی زندگی کے تمام پہلوؤں کو شریعت مطہرہ کی روشنی میں خوب اجاگر کیا۔ حضرت نے مدرسہ کے بانی حضرت شاہ صاحب کی صحت و تندرستی اور درازیٔ عمر کی دعا فرمائی اور مدرسہ کی طالبات و معلمات کے حق میں بھی دعا فرمائی اور خاص طور پر یہ نصیحت فرمائی کہ عمل کے لئے ایمان، اخلاص اور اتباع سنت کا ہونا ضروری ہے۔اسکا اہتمام کریں۔ حضرت کے بیان کے بعد ہم نے مدرسہ کے بارے میں چند معلومات حاصل کرنے کے لئے سٹیج سیکرٹری طیبہ ملک کو ڈھونڈنا شروع کیا۔ ان سے ہماری اچھی سلام دعا تھی۔ انکے بقول مدرسہ بستان عائشہ کا یہ تیئسواں اجتماع تھا جن میں سولہ اجتماع ماہانہ اور سات اجتماع سہ ماہی تھے۔مدرسہ میں مندرجہ ذیل شعبے شعبۂ حفظِ قرآن پاک، شعبۂ ناظرہ قرآنِ پاک، شعبۂ فاضلات اور شعبۂ پرائمری قائم ہیں۔ کل طالبات تقریباً ایک سو پچاس ہیں جبکہ پانچ معلمات تدریس کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ان کے کوائف سننے کے بعد ہم کبھی مدرسہ کی عمارت کو دیکھتے ہیں اور کبھی اس تعلیمی کام کا اندازہ کرتے ہیں جو یہاں بڑے سلیقے سے ہورہا تھا۔معاً مجھے حضرت امیر شریعت اور مولانا ابو الکلام آزاد کا وہ واقعہ یاد آگیا۔ جس میں حضرت امیر شریعت نے مولانا کو درازیٔ عمر کی دعا دی تھی اور مولانا نے فرمایا تھا "میرے بھائی تھوڑی ہو مگر قرینے کی"۔ اللہ تعالیٰ ارضِ وطن کے ان خصوں کو جہاں مدارس دینیہ قائم ہیں اور قرآن و حدیث کی تعلیمات اور فقہ کے مسائل سے عوام الناس کو باخبر کیا جاتا ہے، ہمیشہ آباد رکھے اور ان کے فیض کو جاری و ساری رکھے۔ (آمین)

(بقیہ از ص ۵۳)

۞ بے نظیر نے صدر کو بدعنوانیوں سے روکا جس پر وہ مخالف بن گئے۔ (شیخ رفیق)

یہی بات صدر، بے نظیر کے بارے میں کہتے ہیں۔

۞ صفدر چوہدری کو گرفتار کرنے والے پولیس افسر نے خود ہی بے گناہ قرار دے دیا۔ (ایک خبر)

یہ ہے وہ سسٹم جسے بے نظیر اور نواز شریف بچانا چاہتے ہیں۔

۞ جمہوری نظام کا مطلب ڈاکو راج قائم کرنا ہے (حمید گل)

اور مسٹر پریزیڈنٹ یہ راج دوبارہ قائم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

۞ حرامزادہ جاگیردار اور بدمعاش ہے مگر عوام اسے ہی منتخب کرتے ہیں (حنیف رامے)

آپ بھی تو انہی حرامزادوں اور بدمعاشوں کے تنخواہ دار ہیں۔

۞ مولانا فضل الرحمن وزیر اعظم عورت کا ساتھ دے سکتے ہیں تو مجھ سے الیکشن کیوں نہیں لڑ سکتے؟ (مسرت شاہین)

پسند اپنی اپنی، نصیب اپنا اپنا۔

۞ مسرت شاہین نے ٹکٹ کے لئے رابطہ کیا تو غور کریں گے (جمعیت علماء اسلام مفتی محمود گروپ، ڈیرہ اسمٰعیل خان)

جمہوریت کے کرشمے ہیں۔